Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات ۶۔ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۲۹۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش، ۲۹۔ اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۹۸

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں۔ ان کا خیال کرکے اس کا شکریہ کرے۔ اور غور کرے کہ اتنے قویٰ اس کو کس نے عطا کئے ہیں۔ انسان شکر کرے یا نہ کرے یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن اگر فطرتِ سلیم رکھتا ہے اور سوچ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہوگا کہ کیا ظاہری اور کیا باطنی ہر قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کے تصرّف میں ہیں۔ چاہے تو ان کو شکر کی وجہ سے ترقی دے اور چاہے تو ناشکری کی وجہ سے ایک دم ضائع کر دے۔ غور کا مقام ہے کہ اگر یہ تمام قویٰ خود انسان کے اپنے اختیار اور تصرّف میں ہوں تو کون ہے کہ اس کا مرنے کو جی چاہے۔ انسان کا دل دنیا کی محبّت کی گرمی کی وجہ سے آخرت سے بے فکری و سرد مہری اختیار کر لیتا ہے۔ غافل انسان ایسا نادان ہے کہ اگر اس کو خدا سے پروانہ بھی آجاوے کہ تمہیں بہشت ملے گا۔ آرام ہوگا۔ اور طرح طرح کے باغ اور نہریں عطا کی جاویں گی۔ تمہیں اجازت ہے اور تمہاری اپنی خواہش اور خوشی پر منحصر ہے کہ چاہو تو ہمارے پاس آجاؤ۔ اور چاہو تو دنیا میں ہی رہو۔ تو یاد رکھو کہ بہت سے لوگ ایسے ہوں گے کہ وہ اسی دنیا کے گذارہ کو ہی پسند کریں گے۔ اور باوجود طرح طرح کی تلخیوں اور مشکلات کے اسی دنیا سے محبّت کریں گے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۴۲)

محترم ڈاکٹر صالح الدین صاحب کا لیکچر

ربوہ: ۲۵۔ اپریل۔ ممتاز سائنسدان اور ماہر فلکیات ڈاکٹر صالح الدین صاحب نے فضل عمر ہسپتال میں "علم فلکیات۔ قرآن مجید کی روشنی میں" کے موضوع پر ایک فاضلانہ خطاب فرمایا۔ تقریب کی صدارت وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کی۔

فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر محترم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود خان صاحب نے فاضل مقرر کا تعارف کروایا اور بتایا کہ انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم ایس سی کی۔ اس کے بعد اس مضمون میں پی ایچ ڈی کی۔ اپنے فیلڈ میں وسیع ریسرچ کرنے کے علاوہ انہوں نے دینی علوم میں بھی مہارت حاصل کی۔

مکرم ڈاکٹر صالح الدین صاحب نے اپنے پرمغز مقالہ میں جو فی البدیہہ اور رواں دواں تھا پہلے فلکیات کے علم کا تاریخی ارتقاء بیان کیا اور بتایا کہ قرآن نے علم کا جو بیج بویا اس کی بنیاد پر سپین اور بغداد میں ترقی کی بنیادیں قائم ہوئیں، جن پر یورپ نے آج کی جدید ترقی کی عمارت استوار کی۔ ماضی میں زمین کو ساکن مانا جاتا تھا۔ کوپرنیکس۔ ٹائیکو براہیٹو۔ کیپلر۔ گلیلیو اور نیوٹن نے زمین کی گردش کا نظریہ پیش کیا۔ اس کے بعد اس میں مزید ترقی ہوئی اور نظام شمسی کو بھی متحرک مانا گیا۔ اب یہ سارا نظام شمسی ایک کہکشاں میں گردش کر رہا ہے اور نئی کہکشائیں دریافت ہو رہی ہیں۔ اس لحاظ سے دنیا کا علم کہیں سے کہیں جا پہنچا ہے۔

فاضل مقرر نے اس کے بعد مختلف قرآنی آیات سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم میں زمین کی حرکت کا نظریہ پہلے سے موجود تھا۔ اسی طرح انہوں نے متعدد دیگر آیات قرآنی پیش کیں اور فلکیات کے علم کے حوالے سے ان کی تشریح کی۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم ستاروں کی گردش اور کائنات کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ انسان کو رہنمائی بھی دیتا ہے اور روحانیت بھی عطا کرتا ہے۔ اور دنیا کو بتاتا ہے کہ کائنات کی کوئی چیز بے ترتیب نہیں ہے۔

بعد ازاں حاضرین نے موضوع کی نسبت سے چند سوالات کئے جن کا فاضل مقرر نے تسلّی بخش جواب دیا۔ آخر میں صدر مجلس محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے مختصر کلمات کے ساتھ فاضل مقرر، ایڈمنسٹریٹر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

"اس سال کو انسانیت کا سال بنائیں۔ جتنی طاقت ہے اس کے مطابق دنیا کو صحیح پیغام پہنچائیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ایسے سفاک لوگ بھی دیکھے جاتے ہیں جو اپنے بچوں پر ظلم کرتے ہیں اپنی بیویوں کو نفرتوں کا نشانہ بناتے ہیں۔ اپنے گھر میں ایک جہنم بنا دیتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ گھر رحمت اور تسکین کے موجب بنیں ان گھروں میں ہر سینے میں آگ بھڑک رہی ہوتی ہے اور بعض ایسے بدنصیب لوگ ابھی تک احمدیوں میں بھی موجود ہیں۔ بعض بچے مجھے بڑے دردناک خط لکھتے ہیں کہ ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کہاں جائیں۔ کیا کریں۔ ماں کے ساتھ بچپن سے جو ظلم ہوتے ہم نے دیکھے اور پھر بڑے ہو کر ہماری طرف ان ظلموں کے رخ پھیرے گئے ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے کہ باپ ہوتا کیا ہے اور وہ کیسے باپ ہیں جو بچوں سے پیار کرتے ہیں۔ اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ شاذ شاذ خط اس مضمون کے بھی آتے ہیں اور میں حیران رہ جاتا ہوں کہ اس احمدیت کا کیا فائدہ جس احمدیت کے نتیجہ میں ایک انسان

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ - شہادت ۱۳۷۲ ہش ۲۹ - اپریل ۱۹۹۳ء

گناہ اور گناہگار

جب بجلی چلی جاتی ہے - جیسا کہ آجکل ربوہ میں وقت بے وقت بجلی چلی جاتی ہے - تو اندھیرے کا احساس ہوتا ہے - آپ روشنی کا مزہ لیتے ہوئے کسی کام میں مصروف ہوں - اور اچانک بجلی چلی جائے اور اندھیرا ہی اندھیرا ہو جائے اور اندھیرا بھی ایسا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے تو روشنی کی قدر معلوم ہونے لگتی ہے - کچھ لوگ تو بجلی کے چلے جانے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں - انہیں یہ تو معلوم نہیں ہوتا کہ بجلی گئی کیوں ہے - کہیں کوئی خرابی ہو گئی یا کوئی اور ضرورت پیش آ گئی لیکن ان کے فوری جذبات غصہ ہی کے ہوتے ہیں - بہر حال کہنا یہ ہے کہ بجلی کے چلے جانے سے روشنی کا احساس ہوتا ہے - اور روشنی جو ضرورت پوری کرتی ہے اس کی قدر ہونے لگتی ہے -

کہتے ہیں نیکی روشنی ہے اور گناہ اندھیرا - اگر یہی بات ہے - اور واقعی یہی بات ہے تو پھر دراصل گناہ نیکی کی قدر دل میں کراتا ہے اور یہی ہمیں احساس دلاتا ہے کہ نیکی کی اہمیت کیا ہے - اور نیکی کیوں اختیار کی جائے - اگرچہ گناہ کا اپنا وجود کچھ بھی نہیں - یہ نیکی کے معدوم ہونے ہی کا دوسرا نام ہے - لیکن پھر بھی گناہ جو کچھ بھی ہے وہ ہم سے سرزد ہو یا کسی اور سے - ہمیں نیکی کی طرف توجہ دلاتا ہے - اور ہمیں نیکی کرنے پر ابھارتا ہے -

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ نیکی کا تسلسل ہمیں نیکی کو اس طرح اجاگر کر کے نہیں دکھاتا جس طرح اس تسلسل کا ٹوٹ جانا - اور گناہ کا درمیان میں آ جانا - ہم بعض اوقات بعض باتوں کے متعلق سمجھتے ہیں کہ یہ اس طرح ہوتی ہیں - ہوا ہی کرتی ہیں اور انہیں ہونا ہی چاہیئے - اور اس طرح ہم انکی قدر نہیں کرتے لیکن پھر یک لخت یہ ہوتا ہے کہ وہ بات نہیں ہوتی تو ہمیں ایک دھچکا سا لگتا ہے - بالکل اسی طرح جیسے بیٹھے بٹھائے بجلی چلی جائے تو آنکھوں کو محسوس ہوتا ہے کہ کوئی واقعہ ہو گیا ہے - کیا ان ساری باتوں کے بعد ہم کہہ دیں کہ گناہگار کو گناہ سے تو چھڑائیے - لیکن محبت کے ساتھ - اس سے نفرت نہ کیجئے - ہو سکتا ہے اسی کے گناہ نے آپ کو نیکی پر آمادہ کیا ہو - گناہ اور گناہگار میں فرق کرنا ایک منطقی سی بات ہے - اور لازمی بھی -

---

اگر تا حدِّ فردوس و جہنم ہے جہاں میرا
دلِ وارفتہ بڑھتا جا رہا ہے پھر کہاں میرا

حرم کوئی نظر آیا نہ بُت خانہ کہیں دیکھا
تو سجدہ خود جبیں میں بن گیا ہے آستاں میرا

جو لمحہ دَرد کا چارہ گروں نے کر دیا ضائع
وہی لمحہ تو تھا باغِ بہشتِ جاوداں میرا

تڑپ جاتی ہے بُلبُل پاس آ کر برق کی صورت
یہ کس نے برگِ گُل پر لکھ دیا دَردِ نہاں میرا

نظاروں کا تڑپنا لوٹنا معدوم ہو جانا
مجھے معلوم ہوتا ہے یہی ہے امتحاں میرا

قلم جب کاتبِ تقدیر نے تنویرؔ اُٹھایا تھا
پکڑ لیتا کوئی ہمدرد ہوتا گر وہاں میرا

روشن دین تنویرؔ

تحریکِ جدید کی ذمّہ داری ہر مخلص احمدی کی ذمّہ داری ہے

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے یہ پوچھے گا کہ تم کیسے تھے - اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سُست ہو گا اور ان کی سُستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصّہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سُستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے - کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصّہ لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصّہ نہ لے لیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کچھ لوگ دیکھتے ہیں ہَوا کس طرف چلی
ہم دیکھتے ہیں کیسے چلائیں ہَوا کو ہم
ہونگے ہمارے ساتھ عناصر تمام تَر
ہر لمحہ گر پکاریں گے اپنے خدا کو ہم

ـــــ ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

لجنہ کالم

۲۷ ردسمبر ۱۹۴۱ء کو فرمایا:۔

پہلے تو میں اس امر کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں عورتوں کے جلسہ میں میری تقریر اب کچھ زائد سی چیز ہو گئی ہے اس لئے کہ پہلے عورتوں کا جلسہ الگ ہوتا تھا۔ اور مردوں کا الگ ۔ مگر اب جو تقریریں میری مردوں میں ہوتی ہیں وہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ عورتیں بھی سن لیتی ہیں۔ اس لئے عورتوں میں علیحدہ تقریر کی بظاہر کوئی خاص ضرورت نظر نہیں آتی ۔ بے شک بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جن کی طرف عورتوں کو متوجہ کرنا ضروری ہوتا ہے مگر اس کے لئے ہر سال علیحدہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں اگر کبھی لجنہ اماء اللہ کو ایسی ضرورت محسوس ہو تو وہ مضمون پیش کر سکتی ہیں اور کہہ سکتی ہیں کہ فلاں مضمون کے متعلق عورتوں کے سامنے تقریر کر دی جائے۔ اس صورت میں میں اس موضوع کے متعلق عورتوں میں تقریر کر سکتا ہوں ۔ لیکن موجودہ صورت میں چونکہ مردوں میں جو میری تقریریں ہوتی ہیں وہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ چار سال سے یہاں پہنچ جاتی ہیں ۔ اس لئے میرے نزدیک عورتوں کے لئے وہی کافی ہے سوائے اس کے کہ تم یہ مطالبہ کرو کہ ان چار سالوں سے پہلے مرد دو تقریریں سنتے آرہے ہیں اور ہم ایک ۔ اب اکیس سال تک ہم میں بھی ایک زائد تقریر ہوتا برابر ہو جائیں مگر میں نے ابھی اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا اور نہ اس پر غور کیا ہے اگر خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا تو میں مزید غور کروں گا اور پھر جو فیصلہ ہو گا اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

اس کے بعد میں ان آیات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے صاحب ایمان مردوں اور صاحب ایمان عورتوں کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ ان سب کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ ایسی جنت میں جس کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی ۔ یہاں سرگودہا گجرات اور لائل پور کی مستورات آئی ہوئی ہوں گی۔ وہ نئی آبادیوں میں رہنے کی وجہ سے جانتی ہیں کہ نہر کیا ہوتی ہے اور نہر کے کیا کام ہوتے ہیں۔ لیکن وہ نہریں جو جنت میں چلیں گی سرگودہا اور گجرات کی نہروں سے مختلف ہوں گی ۔ ان نہروں کی تو باریاں مقرر ہوتی ہیں۔ اور خواہ کسی کا کھیت سوکھے یا جلے پانی باری پر ہی ملتا ہے ۔ پھر گورنمنٹ کے بعض ملازم شرارتیں کرتے رہتے ہیں اور بعض دفعہ نہریں کاٹ دیتے ہیں۔ جس سے سارا علاقہ تباہ ہو جاتا ہے اسی طرح زمیندار اگر نہر کاٹ کر پانی لیں تو سال دو سال کے لئے قید کر دیئے جاتے ہیں یہ تو دنیا کی نہروں کا حال ہے ۔ لیکن ان نہروں کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ ان باغوں کے ساتھ ہوں گی ۔ یعنی وہ جنتیوں کے ہاتھ میں ہوں گی کوئی اور ان کا حاکم اور مالک نہیں ہو گا وہ جس وقت چاہیں گے پانی ان کو مل جائے گا (اور اس میں رہ پڑیں گے) اور پھر وہ اس میں بستے ہی چلے جائیں گے۔ وہ لوگ جنہوں نے سرگودہا اور لائل پور بسایا وہ آج کہاں ہیں ۔ وہ جنہوں نے درخت لگائے بڑی بڑی مصیبتوں کے بعد زمین کی کاشت کی ہل چلائے اور تکالیف کا مقابلہ کیا ۔ ان میں سے کوئی دو سال زندہ رہا ۔ کوئی چار سال زندہ رہا ۔ اور آخر ایک ایک کر کے سب فوت ہو گئے وہ اب یہ نہیں جانتے کہ ہماری زمینیں اب کہاں گئیں ۔ اور ہماری اولاد نے کیا پھل کھایا ۔ کئی ایسے ہیں جن کی اولادیں آج شرابیں پی رہی ہیں ۔ کئی ایسے ہیں جن کی اولادیں آج جوا کھیل رہی ہیں ۔ کئی ایسے ہیں جن کی اولادیں آج سینما میں اپنا وقت ضائع کر رہی ہیں ۔ گویا ان کی محنتیں اکارت چلی گئیں ۔ مگر فرمایا (اور اس میں رہ پڑیں گے) جنتیوں کی محنتیں ضائع نہیں ہوں گی ۔ بلکہ جس نے جو کچھ بویا وہی کچھ کاٹے گا ۔ اور پھر کاٹتا ہی چلا جائے گا۔

پھر ایک اور فرق دنیا کی نہروں اور باغوں اور زمینوں میں اور اگلے جہان کی زمینوں، باغوں اور نہروں میں یہ ہے کہ یہاں تو کئی لوگوں کے پاس حرام مال ہوتے ہیں ۔ چنانچہ مربعوں میں سے اکثر جانگلیوں کے تھے جو گورنمنٹ نے زبردستی چھین لئے ۔ اور دوسرے لوگوں کو دے دیئے ۔ جن کی زمینیں تھیں وہ بھوکے مر گئے ۔ اور دوسرے لوگ عیش و آرام سے رہنے لگے ۔

مگر فرمایا (اپنے رب کے حکم سے) وہ زمینیں لوگوں کی چھینی ہوئی نہیں ہوں گی بلکہ جائز مال ہو گا۔ جو خدا کی طرف سے ملے گا۔ دنیا میں تو کتنے گھر اس لئے برباد ہو گئے کہ ماں باپ نے محنت سے مال جمع کیا مگر ان کی اولادوں نے لغو باتوں میں اسے ضائع کر دیا۔ مگر وہاں جو کچھ ملے گا خدا کی طرف سے ملے گا اور اس کی برکت قائم رہے گی (ان کا تحفہ جس میں سلام ہو گا) ہمارے ملک میں لوگ کہا کرتے ہیں کہ جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں وہ زمین روپیہ یا عورت کی وجہ سے ہوتی ہیں یہاں بھی چونکہ نہروں اور زمینوں کا ذکر تھا ۔ اس لئے قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا تھا کہ کیا جنت میں بھی لڑائیاں ہوں گی ۔ اور کیا وہاں جا کر بھی یہی جھگڑا رہے گا کہ ایک جنتی کہے گا میری پیلی ہے اور دوسرا کہے گا میری ۔ اس لئے فرمایا کہ نہیں ہر آدمی جو جنت میں دوسرے سے ملے گا کہے گا میری طرف سے تم اپنا دل صاف رکھو ۔ میری طرف سے تم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی ۔ اور دعا کرے گا کہ تم پر خدا کی طرف سے سلامتی نازل ہو ۔

پھر فرماتا ہے (—) ان آیات کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے بتایا تھا کہ جنت میں ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ کرنے والے جائیں گے اب کہنے کو تو سارے ہی اپنے آپ کو فرمانبردار کہتے ہیں ۔ اور جس کو پوچھو وہ کہتا ہے ۔ میں خدا کے فضل سے (فرمانبردار) ہوں ۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے محض زبان سے اپنے آپ کو (صاحب ایمان) کہہ لینے سے کوئی شخص (صاحب ایمان) نہیں ہو جاتا تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ایمان باللہ اور اعمال صالحہ کی مثال اچھے درخت کی سی ہے ۔ جس طرح دنیا میں پھلدار درخت تو جب چاہتے ہیں اور کوئی شجرہ طیبہ نہیں پھلتا جب تک کہ اسے پانی نہ ملے ۔ اور جب تک اس کی نگرانی نہ کی جائے سوائے جنگلی درختوں کے ۔ اسی طرح صرف منہ سے ایمان اور اعمال صالحہ کا دعویٰ کرنا ٹھیک نہیں ہوتا ۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ جنگلی درختوں میں اعلےٰ قسم کے پھل لگے ہوں ۔ اعلےٰ قسم کے پھل ہمیشہ اعلےٰ درختوں پر لگتے ہیں اور اعلےٰ درخت انسانی کوشش سے پھل لاتے ہیں ۔ پس ایمان اور اعمال صالحہ کی مثال شجرہ طیبہ یعنی اعلےٰ قسم کے درختوں کی سی ہے ۔ جنگلی درختوں کی نہیں ۔ اور یہ شجرہ طیبہ اعمال کے پانی کے بغیر پھل نہیں دیتا ۔ جسطرح درخت بونے کے بعد اگر اسے پانی نہ دیا جائے تو وہ خراب ہو جاتا ہے ۔ لیکن اگر اسے پانی ملتا رہے تو وہ عمدہ پھل دیتا ہے ۔ اور اس کی عمر بھی لمبی ہوتی ہے ۔ اسی طرح خالی ایمان پر خوش نہ ہو جاؤ ۔ بلکہ سمجھ لو کہ شجرہ طیبہ پانی چاہتا ہے جب تک اسے اعمال صالحہ کا پانی نہ ملے گا وہ شجرہ طیبہ نہ بن سکے گا ۔

شذرات

پاکستان کی امداد

ورلڈ بنک نے پاکستان کو امداد دینے کے لئے جو کنسورشیم میٹنگ پیرس میں ۲۲ تاریخ کو بلائی تھی ۔ اسے پاکستان کی موجودہ حکومت کی درخواست پر ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ پاکستان کی حکومت نے یہ درخواست اس لئے دی تا کہ وہ یہاں کے اقتصادی مسائل جو اسے ورثہ میں ملے ہیں ان کے متعلق پوری طرح چھان بین کر لے ۔ پاکستانی ذرائع نے کہا ہے کہ میٹنگ کا التوا ان لوگوں یا تنظیموں پر اچھا اثر ڈالے گا ۔ جنہوں نے پاکستان کی امداد کے لئے رقوم فراہم کرنی ہیں ۔

کہا جاتا ہے کہ پاکستان کو دو ارب امریکی ڈالر امداد ملنے کا امکان ہے اور یہ امداد پاکستان کی ترقیاتی سکیموں کے لئے دی جائے گی

اس میٹنگ کے دوران عالمی مالیاتی فنڈ کے ساتھ جس نہج پر گفتگو کا امکان تھا اس کے نتیجہ میں ایک ارب ڈالر کی مزید رقم مل سکتی ہے ۔ پاکستانی حکومت نے اس بات کا فیصلہ کیا ہوا تھا کہ ڈپٹی چیئرمین آف پلاننگ کمیشن کو بھیجا جائے یعنی وزیر خزانہ کی بجائے ان کو بھیجا جائے ۔ یہ وزیر خزانہ اس وقت فاروق لغاری ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی ہیرلڈ
اپریل ۱۹۹۳ء

جگجیت سنگھ کی کتاب "عبدالسلام ۔ ایک سوانح حیات" جو پینگوئن بکس (PENGUIN BOOKS) نے شائع

While the bulk of this biography is devoted to Salam's scientific achievements as well as the work being done in his field by colleagues and contemporaries, there is an interesting chapter on the Ahmedia Jamaat.

In the same section, the author accuses Bhutto of expelling Ahmedis from the Islamic fold through an act of parliament and thus provoking "an outbreak of arson and massacre". Actually, it was the anti-Ahmedi agitation in 1974 which led to the National Assembly debate and the shameful and retrogressive legislation declaring Ahmedis non-Muslims. However, the author does not record Salam's reaction to being confronted with an anti-Ahmedi demonstration, organised by Jamiat students, when he visited Islamabad University soon after winning the Nobel Prize.

This indifference and hostility towards the renowned physicist found fresh expression when the post of director general of UNESCO was to be filled through an election in 1986. Although it was clear that Abdus Salam would be elected if he had been nominated by Pakistan, Ziaul Haq and Junejo nominated Sahibzada Yaqoob Khan, that general-turned-diplomat-for-every-season as Pakistan's candidate. Predictably, he lost by an embarrassing margin despite the lobbying activity carried out by our diplomats at substantial cost. Italy had offered to put up Abdus Salam as its candidate, but this would have meant relinquishing his Pakistani nationality.

The Herald, April 1993

کی ہے پر تبصرہ کرتے ہوئے دی ہیرلڈ کے ۱۹۹۳ء کے شمارے میں عرفان حسین دیگر باتوں کے علاوہ کہتے ہیں۔

"جبکہ اس سوانح عمری کا زیادہ حصہ سلام صاحب کی سائنس میں کامیابیوں پر مشتمل ہے اور ایسے ہی ان کے ساتھیوں اور ہم عصروں کے کام پر ۔ اس میں ایک دلچسپ بات احمدیہ جماعت سے متعلق بھی موجود ہے۔

اس حصے میں مصنف (یعنی جگجیت سنگھ) بھٹو کو الزام دیتے ہیں کہ اس نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے خارج کردیا اور اس طرح آتشزنی اور قتل و غارت کا بازار گرم ہوگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیوں کے خلاف ۱۹۷۴ء میں جو ایجی ٹیشن ہوئی تھی اسی کی وجہ سے نیشنل اسمبلی نے اس معاملے پر بحث و تمحیص بھی کی اور شرمناک طور پر رجعت پسندانہ قانون منظور کرتے ہوئے احمدیوں کو نان مسلم قرار دے دیا۔ البتہ مصنف اس بات کا ذکر نہیں کرتے کہ جب سلام صاحب کو اینٹی احمدی مظاہرے کا سامنا کرنا پڑا تو ان کا ردعمل کیا تھا۔ یہ اینٹی احمدی مظاہرہ جمعیت کے طلباء نے کیا تھا جب وہ (سلام صاحب نے) نوبل پرائز حاصل کرنے کے کچھ ہی دیر بعد اسلام آباد یونیورسٹی تشریف لائے۔ اس مشہور و معروف فزکس کے سائنسدان کے ساتھ دشمنی اور اس سے لاتعلقی کے متعلق ایکدفعہ پھر یوں مظاہرہ کیا کہ یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ خالی ہوا تو اسے انتخاب کے ذریعہ ۱۹۸۶ء میں پُر کیا جانا تھا۔ یہ بات بالکل واضح تھی کہ عبدالسلام صاحب کا نام اگر پاکستان پیش کرتا تو وہ منتخب ہو جاتے لیکن ضیاء الحق اور جونیجو نے صاحبزادہ یعقوب خان کا نام پیش کیا یہ صاحب پہلے جنرل تھے پھر ہر موسم کے سفارت کار بن گئے انہیں پاکستانی امیدوار کے طور پر پیش کیا گیا۔ یہ بات قبل از وقت بھی کہی جاسکتی تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ انہوں نے ایک نہایت تکلیف دہ مارجن کے ساتھ شکست کھائی۔ اگرچہ ان کے لئے ہمارے سفارت کاروں نے خاصی رقوم صرف کر کے لابی کی تھی۔ اٹلی نے عبدالسلام صاحب کو یہ پیشکش کی کہ وہ انہیں اپنا امیدوار بنانے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اگر سلام صاحب یہ بات مان لیتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ انہیں پاکستانی قومیت کو ترک کرنا پڑتا۔

دی نیوز انٹرنیشنل
۱۹۔ اپریل ۱۹۹۳ء

لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ایس ایف ایس لودھی، دی نیوز انٹرنیشنل کے ۱۹ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں کہتے ہیں کہ ماضی قریب میں جنرل اسلم بیگ خبروں میں نمایاں رہے

For the record

From Lt-Gen (retd) S.F.S. Lodi

General Aslam Beg has been in the news recently due to the proceedings in the Supreme Court of Pakistan. At one stage he was referred to as "the former General."

"General" is a rank and one does not lose it on retirement. You could be a retired general, nevertheless still a general. The rank is lost only on being cashiered out of the army. One could also be reduced in rank due to disciplinary action taken or lack of a vacancy if the rank is not substantive. The post of Chief of the Army Staff is an appointment and one could be a former Chief of the Army Staff like a former Chief Justice.

A swipe was also taken at the General's ability to command an army. I would like to comment on this aspect as the General worked directly under me during the 1971 war with India. I observed his work at close quarters during active operations, which is a final test of command. I was in command of an Infantry Brigade on the Lahore front and General Beg at that time a Lieutenant Colonel, commanded a Baluch Battalion in my Brigade.

It was a newly-raised unit lacking in experience and essential equipment. Colonel Beg was the only asset it had. He obtained equipment by unconventional means and gave his men the essential experience by firing at the enemy at the first opportunity. It sure did keep the enemy's head down. He dominated the front and beat back enemy forays in his sector. He was a brave commander and led his men from the front. A good leader who trained his command into a fighting force in a short period under adverse conditions of war.

We were an attacking brigade and proud of the enemy area captured by us. Beg's contribution to our success was considerable. I was sorry to see him leave when his unit was moved out of my area of responsibility.

To comment on the General's professional ability is unfair to a man who has spent a lifetime in the service of his country often under trying circumstances.

History will no doubt also record his contribution in the restoration of democracy in Pakistan. Fate had placed the destiny of Pakistan in his hands with the stroke of a pen, but he did not waiver.

This is to wish an old soldier all success in his efforts to maintain his dignity and honour.

Karachi

The News International, Monday, April 19, 1993

ہیں بوجہ اس کے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان میں ان کے کیس کی کارروائی ہورہی تھی۔ ایک موقعہ پر ان کے متعلق سابق جنرل کے الفاظ استعمال کئے گئے۔

جرنیل ایک عہدہ ہے۔ اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی کوئی شخص اس سے محروم نہیں ہو جاتا۔ آپ ایک ریٹائرڈ جرنیل ہو سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہوں گے جرنیل ہی۔ اس عہدے سے کوئی صرف اس طرح محروم ہو سکتا ہے کہ اسے فوج سے نکال دیا جائے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی انتظامی کارروائی اس کے خلاف کی جائے اور اسے اس عہدے سے کم تر عہدے پر مقرر کردیا جائے۔ یا یہ بھی ہے کہ اس عہدے کی کوئی باقاعدہ مستقل ویکنسی نہ ہو۔ جہاں تک چیف آف دی آرمی سٹاف کی پوسٹ کا سوال ہے یہ ایک تقرری ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ فلاں شخص سابق چیف آف دی آرمی سٹاف ہے جیسا کہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص سابق چیف جسٹس ہے۔

جرنیل صاحب کی آرمی کی کمانڈ کرنے کی قابلیت کے متعلق بھی بعض ناروا الفاظ کہے گئے۔ میں اس پہلو پر کچھ کہنا چاہوں گا۔ کیونکہ اس جرنیل نے ۱۹۷۱ء میں عین میرے ماتحت کام کیا تھا۔ ۱۹۷۱ء کی ہندوستان کے ساتھ جنگ میں، میں نے ان کے کام کو ایکٹنگ آپریشن کے دوران بہت قریب سے دیکھا اور کسی کے کمانڈ کرنے کی اہلیت کا یہی صحیح موقعہ ہوتا ہے۔ میں لاہور فرنٹ پر ایک انفنٹری بریگیڈ کی کمان کر رہا تھا اور جنرل بیگ جو اس وقت لفٹیننٹ کرنل تھے میرے بریگیڈ میں ایک بلوچ بٹالین کی کمان کر رہے تھے۔

یہ یونٹ نیا نیا ہی قائم کیا گیا تھا تجربے سے بھی عاری تھا اور سازو سامان سے بھی کرنل بیگ ہی اس کا ایک اثاثہ تھے۔ انہوں نے غیر روائتی طریقوں سے اسلحہ بھی حاصل کیا اور اپنے جوانوں کو پہل کرتے ہوئے دشمن پر حملہ کرنے کا تجربہ بھی دیا۔ یہی بات تھی جس نے دشمن کا سر نیچا کیا تھا۔ وہ محاذ پر چھائے رہے اور انہوں نے دشمن کو اپنے سیکٹر میں پیچھے دھکیل دیا۔ آپ ایک بہادر کمانڈر تھے۔ اور آپ نے محاذ پر اپنے آدمیوں کی رہنمائی کی۔ آپ ایک اچھے لیڈر تھے جنہوں نے اپنے نوجوانوں کو لڑنے کا فن تھوڑے سے ہی عرصہ میں سکھا دیا اور ایسا کیا بھی ان جنگی حالات میں جو زیادہ ٹھیک نہیں تھے۔

ہم ایک حملہ کرنے والے بریگیڈ تھے اور ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے دشمن کا علاقہ لے لیا ہے۔ بیگ نے ہماری کامیابی میں جو کردار ادا کیا وہ خاصا قابل ذکر تھا۔ اور جب وہ اپنے یونٹ کو ہماری ذمہ داری کے علاقے سے کسی دوسری جگہ لے گئے تو مجھے اس بات کا افسوس ہوا۔

ایک ایسے شخص نے جس نے ساری زندگی اپنے ملک کی مختلف مشکل حالات میں خدمت کرتے ہوئے گذاری ہو اس کی پیشہ ورانہ اہلیت پر تنقید کرنا مناسب نہیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں کیا شک ہے کہ تاریخ ان کے اس کام کا ضرور ذکر کرے گی کہ انہوں نے پاکستان میں جمہوریت کو دوبارہ زندہ کیا قسمت نے پاکستان کی تقدیر ان کے ہاتھ میں دی ہوئی تھی وہ قلم کی ایک جنبش سے کچھ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے اپنے ارادہ میں تبدیلی پیدا نہیں کی۔

جو کچھ کہا گیا ہے یہ ایک پرانے فوجی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار ہے کہ وہ اپنے وقار اور اپنی عزت کو قائم رکھنے میں ہمیشہ کامیاب رہے۔

ڈان

۱۹- اپریل ۱۹۹۳ء

دی ڈان کے ۱۹ر اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں آمنہ سلطان نقوی کراچی سے کہتی ہیں۔ آپ کا اداریہ ایک خطرناک رویہ (۲۸ مارچ) فکر انگیز ہے اور اس پر پوری طرح غور و فکر ہونا چاہیئے۔ ان صاحب ایمان لوگوں کا بے دردی سے قتل کیا جانا جو بہاولپور میں عید کی نماز پڑھ رہے تھے ایک معمولی واقعہ نہیں سمجھنا چاہیئے یہ نہایت خطرناک جرم ایسا ہے کہ وسیع پیمانے پر اس کی مذمت کی جانی چاہیئے۔ انتظامیہ کے متعلقہ لوگوں کو بہر حال اس ذمہ داری سے مبرا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جہاں تک فرقہ واریت کی زہر کا تعلق ہے یہ گذشتہ مارشل لاء کے عہد کا ورثہ ہے اور یہ بغیر کسی روک ٹوک کے ایک لمبے عرصے سے پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے اور اس بات کا سب متعلقہ افراد کو علم ہے اگر انتظامیہ ہوشیار ہوتی اور قانون کو نافذ کرنے کے لئے بیدار ہوتی اور امن دامان کا خیال رکھتی تو اس خون ریزی کو روکا جا سکتا تھا۔

وقت آگیا ہے کہ انتظامیہ کے لوگ اب بیدار ہو جائیں اور اس حالت کا مقابلہ کریں۔ پہلا اقدام تو یہ ہونا چاہیئے کہ قتل کرنے والوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ اور انہیں مثالی سزا دی جائے اور ان خاندانوں کو جن کے افراد قتل ہوئے ہیں معاوضہ دیا جانا چاہیئے اور ان کی فیملی کو بھی جن کے افراد زخمی ہوئے ہیں۔ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے انتظامات کریں کہ اس طرح کے بھیانک واقعات دوبارہ وقوع پذیر نہ ہوں

اس کے علاوہ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اس بیماری کو مستقل طور پر ختم کرنے کے لئے شہروں اور قصبوں کے مکانوں کی دیواروں پر جو فرقہ واریت کے نعرے لکھے جاتے ہیں ان پر غور کیا جائے اور انہیں قابل سزا جرم قرار دیا جائے ایسے تمام فقرات جو جذبات کو مجروح کرنے والے ہیں فوری طور پر دیواروں پر سے مٹائے جائیں اس کے علاوہ مناسب انتظامات کئے جائیں کہ تقاریر اور ہر قسم کے وعظ جو مسجدوں میں کئے جاتے ہیں یا کسی اور جگہ پر بھی اور جن کے کرنے والے مختلف مکاتیب کے علماء ہوتے ہیں ان کو چیک کیا جائے اور جو لوگ جذباتی اور بھڑکیلی تقریریں کریں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے علماء جو اتحاد پر پوری طرح یقین رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں آپس میں بھائی چارہ ہو انہیں آگے آنا چاہیئے تاکہ وہ ایک مضبوط وسیع البنیاد تنظیم کی تشکیل کریں اور ان کے اراکین محلہ کمیٹیوں کے ذریعے اس بات کا انتظام کریں کہ پرائیویٹ اور پبلک اجلاس کئے جائیں تاکہ اتحاد محبت اور بھائی چارہ کے پیغام کو پھیلایا جائے صوبائی اور وفاقی حکومتیں ان تنظیموں سے پوری طرح تعاون کریں اور اس سلسلے میں قابل ذکر نتائج سامنے لانے کی کوشش کریں اور یہ نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اگر اخلاص کے ساتھ کوشش کی جائے اور یہ کوششیں صحیح سمت میں کی جائیں۔ اگر ڈھیلے ڈھالے پن سے کام کیا جائے اور بیدلی سے ایسے معاملوں میں ہاتھ ڈالا جائے تو یہ مسئلہ کبھی حل نہیں ہو سکتا۔ نہ یہ پرانی بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

"عمومی تعلیم میں واقفین بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر جو ٹائپ سیکھ سکتے ہیں ان کو ٹائپ سکھانا چاہیئے اکاؤنٹس رکھنے کی تربیت دینی چاہیئے دیانت پہ جیسا کہ میں نے کہا تھا بہت زور ہونا چاہیئے، اموال میں خیانت کی جو کمزوری ہے۔ یہ بہت ہی بھیانک ہو جاتی ہے۔ اگر واقفین زندگی میں پائی جائے۔ اس کے بعض دفعہ نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ وہ جماعت جو خالصۃً طوعی چندوں پہ چل رہی ہے اس میں دیانت کو اتنی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ گویا دیانت کا ہماری شہ رگ کی حفاظت سے تعلق ہے۔ سارا مالی نظام جو جماعت احمدیہ کا جاری ہے وہ اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ر فروری ۱۹۸۹ء)

ایک چھوٹی سی بات

مکرم عظمت شہزاد صاحب فیصل آباد سے لکھتے ہیں:

جناب نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ۔

چند دن پہلے کی بات ہے کہ آپ اقصیٰ چوک ربوہ کے قریب پیدل جا رہے تھے میں پاس سے گزرا۔ میرے ساتھ محترم محمد اعظم اکسیر صاحب بھی گاڑی میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک چھوٹی سی بات ہو جائے۔ ہم نے گاڑی ریورس کی اور سیفی صاحب کے پاس لا کر دروازہ کھولا السلام عرض کیا اور بیٹھنے کی دعوت دی محترم اعظم اکسیر صاحب نے میرا تعارف کروایا کہ عظمت شہزاد صاحب فیصل آباد سے ہیں فوراً ہی آپ نے فرمایا کہ انہوں نے صرف تین چار خط لکھے ہیں اس کے بعد خاموش ہو گئے ہیں۔

میں نے اپنے ذہن پر زور دیا تو معلوم ہوا کہ واقعی میں نے ۴ خطوط لکھے ہیں اور آخری خط کو لکھے ہوئے ۶ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ میرے ذہن میں ایڈیٹر کے متعلق تو یہ تاثر تھا کہ اتنا زیادہ کام ہوتا ہے کہ خطوط تو یہ نہیں پڑھتے ہوں گے۔ اس کام کیلئے الگ سٹاف ہو گا۔ وہ جن خطوط کو قابل اشاعت سمجھتے ہیں وہ چھپ جاتے ہیں اور بس۔

لیکن اس واقعہ سے میرے دل میں آپ کی عظمت و محبت پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے اور الفضل کو مزید بلندیوں تک لے جانے کی توفیق عطا کرے۔

اگر میرا یہ خط الفضل کی اشاعت میں آجائے تو میرے جیسے بہت سے احباب کو خوشی ہو گی کہ آپ ان کے خطوط کس چاہت سے پڑھتے ہیں کہ بعد میں نام بھی یاد رہتے ہیں۔

مکرمہ امۃ النصیر رشدہ صاحبہ شادیوال ضلع گجرات سے لکھتی ہیں:

روزنامہ الفضل مجھے بہت پسند ہے اسکے مضامین بہت اچھے اور مؤثر ہوتے ہیں۔ چھوٹی سی بات کا سلسلہ بہت اچھا ہے۔

اکثر اجلاسات ہوتے ہیں اور ہم ان میں خوشی سے حصہ لیتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ان اجلاسات میں شور و غل سے پرہیز کریں۔ خاموشی سے سنیں۔ اگر ہم ہر جلسہ کی باتیں غور سے سنیں تو میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ہر جلسہ سے چاہے وہ کتنا ہی سادہ یا معمولی سا جلسہ کیوں نہ ہو۔ ہم اس سے کوئی نہ کوئی سبق ضرور حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے اخلاق و کردار کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اگر ہم ہر جلسہ سے پہلے یہ سوچ کر جائیں کہ آج اس سے میں نے کوئی نہ کوئی سبق پانا ہے تو آپ کو کبھی مایوسی نہ ہو گی۔ آزما کر دیکھ لیں۔

موصیانِ کرام!

○ نقل مکانی کی صورت میں براہ کرم اپنے نئے پتہ سے جلد از جلد دفتر وصیت کو آگاہ فرمائیں تا دفتر کا آپ سے رابطہ رہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ موصی کی جائیداد سے اگر کوئی آمدنی ہوتی ہو تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام یعنی ۱/۱۶ ادا کرنا لازم ہو گا۔ اور جس جائیداد کا حصہ سو فیصد ادا کر دیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام لازمی نہیں مگر حصول ثواب کی خاطر بہتر ہو گا کہ یہ چندہ حصہ جائیداد کی ادائیگی کے بعد بھی جاری رکھا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

پتہ درکار ہے

○ مکرم ڈاکٹر محمد ادریس صاحب ربوہ ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی وصیت نمبر ۲۳۶۹۵ کا دفتر وصیت سے ۸۴ء سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ مالی سال ۱۹۹۲-۹۳ء ۳۰ر جون کو ختم ہو رہا ہے اس سے قبل اپنا حصہ آمد ادا کر دیں تا بروقت حساب فہمی ہو اور بقایا کی صورت پیدا نہ ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ شازیہ مقصود صاحبہ

لاہور سے لکھتی ہیں:

مکرم ایڈیٹر صاحب

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی والی نیک اور لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسی لگن سے کام کرتے ہوئے دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں سیکنڈ ائیر کی طالبہ ہوں۔ گھر ربوہ میں ہے لیکن چونکہ ہاسٹل میں رہائش پذیر ہوں سو الفضل کا مطالعہ صرف گھر آنے پر ہی کر سکتی ہوں۔

امتحانی نتائج کے موضوع پر آپ کا اور اسی سلسلے میں F.Sc. کے کچھ طلباء کے مضامین الفضل میں پڑھے تو سوچا کہ اپنی مختصر کہانی بیان کر دوں تاکہ آج کے تعلیمی بدعنوانیوں کے ماحول میں میری طرح دوسرے طلباء بھی دعا اور تعلیمی کامیابیوں کی اہمیت سے واقف ہو جائیں۔

مجھے خوب یاد ہے چونکہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ڈاکٹر بننے کا F.Sc. میں بے حد شوق تھا سو خوب دن رات محنت کی لیکن پہلی دفعہ میرے نمبر صرف ٧٧٢ رہے۔ بہت DEPRESS تھی لیکن ہمت نہ ہاری۔ دوسری دفعہ پیپرز دیے تو باقی پیپرز تو بہت شاندار ہو گئے لیکن دو پیپرز اور ان کے پریکٹیکلز بعض وجوہات کی بناء پر بہت برے ہو گئے۔

تب آخری امید خدا سے لگا کر دعا کی کہ اے اللہ میں نے تمام عمر گناہ پہ گناہ کئے تو نے مجھے معاف پہ معاف کیا۔ میں نے ظلم پہ ظلم کیا لیکن تو نے مجھ پہ رحم پہ رحم کیا۔ میں نے ہمیشہ تیری نافرمانی کی لیکن تو ہمیشہ مجھے اپنے فضلوں سے نوازتا رہا۔

تو کہتا ہے کہ "مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنتا ہوں"۔ میں بھی تو تجھے پکار رہی ہوں۔ تجھ سے مدد چاہتی ہوں۔ میری بھی سن۔ تو کہتا ہے کہ جو تیری طرف چل کر آتا ہے تو اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور تو کبھی کسی کو اپنے در سے خالی ہاتھ نہیں جانے دیتا۔ میں بھی تو تیرے در پہ آئی ہوں۔ مجھے بھی تو خالی ہاتھ نہ جانے دے اور مجھے اتنے نمبر عطا فرما کہ میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں آرام سے داخلہ لے سکوں۔

کسی نے مجھے کہا کہ پریکٹیکلز میں نمبر لگوائے بغیر F.Sc. میں نمبر نہیں آ سکتے۔ تب میں نے دعا کی کہ اے خدا مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے کہ کس طرح لوگ پریکٹیکل میں نمبر لگوا کر اور دوسرے ناجائز ذرائع سے F.Sc. میں نمبر حاصل کر لیتے ہیں لیکن یہ سب انسانی ذرائع ہیں۔ ان کی تو تیرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ تو تو ہر شے پر قادر ہے اور جو فرماتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ میں نے بھی تو ان ذرائع کو ٹھکرا دیا ہے اور صرف تیرے در پہ آئی ہوں۔ تو کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ اب تو میری بھی مدد فرما۔

میرے ایک بھائی نے جنہیں میرے رزلٹ کے بارے میں میری بے چینی کا پتہ تھا مجھے کہا کہ کسی معجزے کے خیال میں نہ رہنا۔ جیسے پیپرز گئے ہیں ویسے ہی نمبر آئیں گے۔

تب میں نے خدا سے کہا کہ تو تو معجزے دکھانے والا ہے اور غیر ممکن کو ممکن بنانے والا ہے تو مجھے بھی کنگ ایڈورڈ کے میرٹ کے نمبر عطا کر کے اس قابل بنا کہ اپنے اس بھائی سے کہہ سکوں کہ دیکھیں خدا نے میرے لئے معجزہ دکھا دیا۔

وہ کیا ہی مبارک دن تھا جب میں جائے نماز سے اٹھی ہی تھی کہ میرے بھائی نور اعجاز مجھے آوازیں دے رہے تھے کہ لاہور سے ابو جان نے فون کیا ہے کہ میرے نمبر ٢٠ + ٨٥١ = ٨٧١ ہیں اور میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے کہ خدا نے آخر مجھ ناچیز کی دعا سن لی۔

خدا تعالیٰ ہمیں خواہ ہم طالب علم ہوں یا عام زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد۔ ہمیں دعاؤں کے ذریعہ اپنا فضل و رحم جذب کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہمیں جماعت احمدیہ کا نام سربلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

> دعاؤں سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے اس پر کسی کی حکومت نہیں ہے ایک شخص اگر عاجزی اور فروتنی سے اس کے حضور نہیں آتا وہ اس کی کیا پرواہ کر سکتا ہے۔

فنزبری اکیڈمی میں

داخلہ جاری ہے

اہالیان ٹاؤن شپ لاہور کی دیرینہ خواہش و ضرورت کے مدنظر بچوں کی معیاری تعلیم (انگلش میڈیم) کیلئے FINSBURY ACADEMY قائم کی گئی ہے۔ جس میں درج ذیل کلاسز کا باقاعدہ اجراء کیا گیا ہے۔

١۔ نرسری ٢۔ کلاس ون ٣۔ کلاس ٹو

اہم خصوصیات: ● انگلش میڈیم ● قابل سٹاف (ایم اے، ایم ایس سی) کوالیفائیڈ اور تجربہ کار اساتذہ ● انفرادی توجہ ● کھلے اور ہوادار کلاس روم ● انتہائی کم فیس۔ مستحق محنتی اور ذہین طلباء کے لئے خصوصی رعایت ● جدید ترین طریقہ تعلیم، آڈیو، وڈیو اور کمپیوٹرز کا باقاعدہ استعمال ● دینی تعلیم کا انتظام۔ دینی مدارس سے فارغ التحصیل معلم کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ● محدود نشستیں۔ ہر گروپ میں ٢٠ سے زیادہ بچے داخل نہیں کئے جائیں گے ● صاف ستھرا اور پاکیزہ ماحول ● کھیلوں کا مناسب انتظام۔

علاوہ ازیں میٹرک، ایف اے اور ایف ایس سی کلاسز کیلئے گروپ ٹیوشن کا اجراء کیا گیا ہے۔ نیو سیکنڈ ائیر کیلئے نادر موقع (طالبات کیلئے علیحدہ انتظام ہے)

پتہ FINSBURY ACADEMY

فنزبری اکیڈمی

٥٩١۔ بلاک ٣۔ سیکٹر سی۔ ون، نزد صادق چوک، ٹاؤن شپ لاہور

ایک وقت میں تین کام

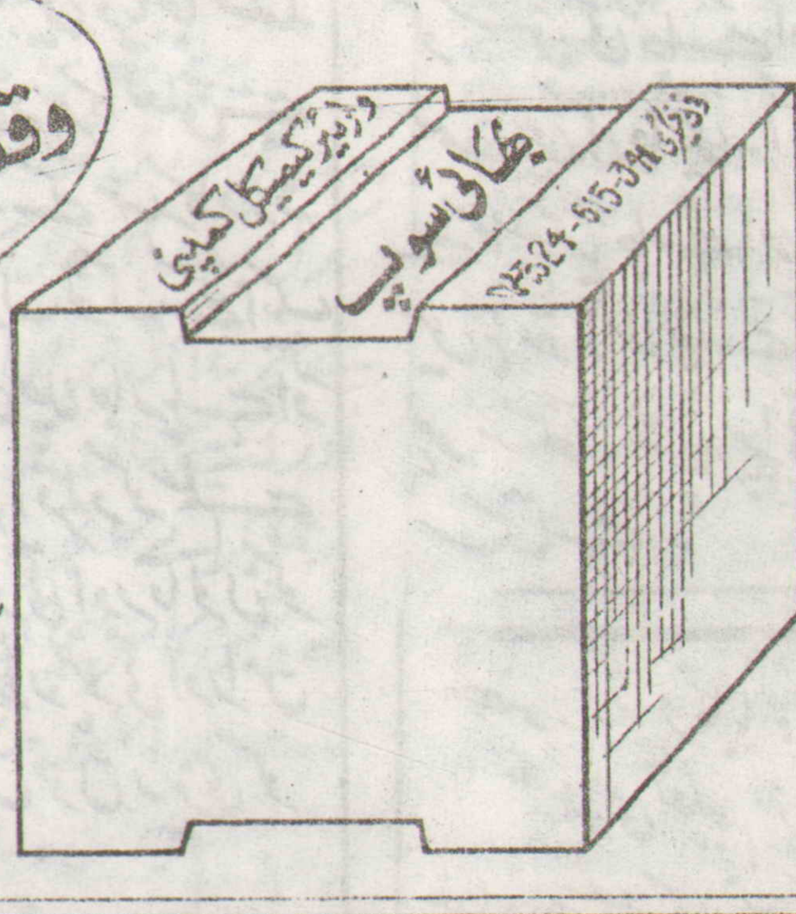

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ

WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ● معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ٤١٧٧٦٤ - ٤٧٧٦٤ / فیکٹری ٦١٥ - ٣٤٠ / ٤٥٢٤

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح تقریب شادی

○ مکرم راجہ محمد قاسم صاحب ابن مکرم راجہ محمد تاج صاحب چک نمبر ۲۰ پھالیہ ضلع گجرات کا نکاح مکرمہ عفت پروین صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد رفیق صاحب چک نمبر ۲ پھالیہ ضلع گجرات کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے (۱۰،۰۰۰) حق مہر پر مکرم مشہود احمد ناصر لودی کھوکھ صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۸/ اپریل ۹۳ء کو چک نمبر ۲۰ میں پڑھایا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور مورخہ ۱۹/ اپریل ۹۳ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا منظور احمد شاد صاحب زعیم انصار اللہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم مرزا عبید اللہ خان صاحب لالہ موسیٰ کے لڑکے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ ٹانگ کے ٹوٹنے کے علاوہ سر میں بھی چوٹ آئی ہے۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم میاں روشن دین صاحب ۱۵/۱۲ گولبازار بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

○ محترمہ مبارک بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری فضل دین ... آف چک نمبر ج۔ ب/۴۳۳ دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقضائے الٰہی مورخہ ۱۶/ اپریل ۹۳ء اور ۱۷/ اپریل ۹۳ء کی درمیانی شب وفات پا گئی ہیں۔ آپ محترم محمد اشرف کاہلوں مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کی والدہ تھیں۔

○ محترم چوہدری فیض احمد صاحب گھمن مورخہ ۱۴/ اپریل ۹۳ء کو مختصر علالت کے بعد اپنے آبائی گاؤں کوٹ کرم بخش تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔ آپ محترم چوہدری لطیف احمد صاحب گھمن زعیم انصار اللہ گلبرگ لاہور کے والد محترم تھے۔

○ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب زعیم انصار اللہ بدوملہی ضلع نارووال ۵/ اپریل ۹۳ء بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۹ سال تھی۔ آپ موصی تھے۔ امانتاً تدفین بدوملہی میں عمل میں آئی۔ آپ مکرم احمد طاہر مرزا درجہ شاہد کے والد محترم تھے۔

احباب ان سب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ صـ ۱

انسان بھی نہ بن سکے۔ اس کو وہم ہے کہ اس نے حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کو پہچانا اور قبول کیا۔ کیونکہ جو شخص حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو پہنچانے اور قبول کرے اس کے اندر اتنی پاک تبدیلیاں لازماً ہونی چاہئیں کہ وہ جانور سے انسان بننا شروع ہو جائے اور رفتہ رفتہ اس کے اخلاق ترقی کریں۔ اگر یہ نہیں ہے تو پھر روحانیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ روحانیت کا مضمون تو بہت بعد کا مضمون ہے۔ یہ لطیف فضاؤں کا مضمون ہے جو شخص زمین کی سطح پر بھی چلنا نہیں جانتا بلکہ بیچ میں دھنس رہا ہے۔ اس کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ یہ روحانی پرندہ بن کر آسمانِ روحانیت پر پروازیں کرے گا۔ یہ تو پاگلوں اور جاہلوں والی باتیں ہیں اس لئے حقیقت شناس بنیں۔ ایسے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں۔ اگر شروع میں طبعاً نہیں تو جبراً ان اخلاق کو اختیار کریں کہ رفتہ رفتہ آپ کے اندر وہ صلاحیتیں بیدار ہو جائیں جن صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرما رکھا ہے۔ آپ کو وہ عطا فرمائی ہوئی ہیں اور ہر شخص کو عطا فرمائی ہوئی ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ ۶/ دسمبر ۱۹۹۱ء)

گرمی بنگ مثانہ، گیس، کمزوری اور بھس کا خاتمہ

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

فون: ۳۰۹۰ (کوڈ ۰۴۳۸)

ذہنی پریشانی، خوف، دہشت، گھبراہٹ سے نجات

الطاف فرنیشرز

شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۸ اپریل۔ گرمی شدید ہو گئی ہے۔ کل لو چلتی رہی۔

○ وزیراعظم مسٹر بلخ شیر مزاری نے چیف الیکشن کمشنر کو ہدایت کی ہے کہ انتخابات وقت پر کرانے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں۔

○ میر ہزار خان بجارانی نے وزیر دفاع اور مسٹر آفتاب شیر پاؤ نے دفاعی پیداوار کے وزیر کا چارج سنبھال لیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے ذرائع کے مطابق گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں شہر کراچی میں ایم کیو ایم کے تقریباً دو درجن کارکنوں کو اغوا کیا گیا۔ اور ان پر تشدد کیا گیا۔ ان کے جسم سگریٹوں سے داغے گئے اور تیز بلیڈوں سے انہیں زخمی کیا گیا۔

○ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کشمیر اور بوسنیا میں مسلمانوں کے خون کی ہولی بند کرائی جائے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وعدے کے مطابق صوبائی اسمبلیاں نہ توڑی گئیں تو حکومت سے الگ ہو سکتے ہیں۔ صدر کی واضح یقین دہانی کے بعد ہی استعفے ان کے حوالے کئے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلیاں توڑنے کے مخالف سیاسی یتیم ہیں ان لوگوں کو ڈر ہے کہ اگر منصفانہ انتخابات ہو گئے تو پیپلز پارٹی پھر برسر اقتدار آجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ آئین میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ سردی گرمی سیلاب یا بارش میں الیکشن نہیں ہو سکتے۔

○ سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ وائیں حکومت کا خاتمہ ظلم ہے صدر کے گرد گھیرا تنگ ہو رہا ہے انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور صدر کے درمیان تضاد نے ثابت کر دیا ہے کہ ان کے سامنے کوئی نصب العین نہیں تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پوری قوم میرے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کو سینے سے لگانے والوں کو جانا پڑے گا۔ انہوں نے ٹیکسلا کے قریب ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جھوٹے مقدمات میں مجھے اور میرے ساتھیوں کو الجھانے کا ڈراوا ہمیں عوامی خدمت کے مشن سے نہیں روک سکتا۔

○ محترمہ بے نظیر نے مطالبہ کیا ہے کہ انتخابات فوج کروائے۔ صرف نگرانی کافی نہیں اس کا مطلب تو صرف امن و امان برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ احتساب کا عمل آنے والی حکومت پر چھوڑ دیا جائے۔

○ سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر جتنے دن ایوان صدر میں رہیں گے عوام کا گھیرا ان کے خلاف تنگ ہوتا جائے گا۔ بہتر ہو گا کہ وہ ایوان صدر سے خود کوچ کر جائیں انہوں نے راولپنڈی میں اور پشاور جاتے ہوئے کئی جلسوں سے خطاب کیا۔

○ چار ماہ کے لئے منی بجٹ پیش کرنے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ تمام محکموں کو اپنی ضروریات کا تخمینہ بھجوانے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ نو وفاقی وزراء کے محکموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ لوڈ شیڈنگ پھر سے شروع کر دی گئی ہے۔ دیہی علاقوں میں ہر روز ایک گھنٹہ بجلی بند ہوا کرے گی۔

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ امریکہ کو عالمی دہشت گرد قرار دیا جائے

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پنجاب کے سابق وزیراعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں کو ہٹانے کے لئے بدترین ہارس ٹریڈنگ کی گئی ہے۔

○ چوہدری پرویز الٰہی پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ کے پارلیمانی لیڈر ہوں گے

○ قومی اسمبلی کے انتخابات کے لئے سیاسی جوڑ توڑ شروع کر دیئے گئے ہیں۔

○ وفاقی وزیر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ۸ ویں ترمیم ۲۰۰۰ء تک جاری رہنی چاہیئے

○ محترمہ بے نظیر نے صدر کو سندھ اسمبلی کے چالیس اراکین کے استعفے پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر صوبائی اسمبلیاں نہ ٹوٹیں تو بحران نواز شریف کے دور سے بھی زیادہ شدید ہو جائے گا۔ بے نظیر نے حتمی فیصلے کے لئے نگران حکومت میں شامل پی ڈی اے رہنماؤں کو اسلام آباد طلب کر لیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر مسٹر افتخار گیلانی نے کہا ہے اگر اسمبلیاں نہ ٹوٹیں تو حکومت میں رہنا مشکل ہو جائے گا۔

○ وزیراعظم مزاری اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید کے درمیان تنہائی میں اہم ملاقات ہوئی۔ چیف آف دی آرمی سٹاف نے کہا کہ آئین کی بالادستی ہر قیمت پر برقرار رکھی جائے گی۔ وزیراعظم نے یقین دلایا کہ انتخابات ہر صورت میں ۱۴ جولائی ۱۹۹۳ء کو ہوں گے وزیراعظم کے ہمراہ وزیر دفاع اور وزیر خزانہ مسٹر فاروق لغاری بھی گئے۔ سندھ میں آپریشن کلین اپ اور دفاعی ضروریات پر غور کیا گیا۔

○ ۵ ہزار پاکستانی فوجی موگا دیشو میں پولیس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ یہ فوجی امن فوج کا حصہ ہیں۔

○ کولمبیا میں شدید سیلاب سے ۲۷ ہزار افراد موت کا شکار ہو گئے ہیں۔

○ ہانگ کانگ کے بارے میں چین، برطانیہ بات چیت کا پہلا دور کسی پیش رفت کے بغیر ختم ہو گیا۔

اعلان تعطیل

مورخہ یکم مئی ۱۹۹۳ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی۔ لہٰذا یکم مئی کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم ڈش انٹینا بہترین رزلٹ، قسطوں پر حاصل کریں۔

رابطہ کے لئے: طاہر احمد محمود

راجیکی کریانہ اینڈ جنرل سٹور

راجیکی روڈ۔ رحمت شرقی (ب) ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت -/12 Rs لٹریچر مفت

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ)

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

ضرورت ہے

ہمارے مشہور و معروف اور مستحکم یونانی دواسازی کے ادارے میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے

نام اسامی	تعلیم / تجربہ
۱۔ طبیب / حکیم:	فاضل طب و جراحت چار سالہ کورس کم از کم ۵ سالہ تجربہ
۲۔ سٹورکیپر:	میٹرک اور سٹور کیپنگ کا ۵ سالہ تجربہ
۳۔ کارکن:	میٹرک اور دواسازی کی مشینوں کو چلانے کا تجربہ
۴۔ کارکن:	میٹرک / کسی بھی دواخانہ میں دو سالہ تجربہ

دواسازی میں شوق اور دلچسپی رکھنے والے حضرات اپنی درخواستیں مقامی صدر / امیر کی تصدیق کے ساتھ ۲ مئی ۱۹۹۳ء تک زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔ تنخواہ بالمشافہ طے کی جائے گی۔

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ - آفس: ۵۲۱

بے روزگار خدام کیلئے سنہری موقعہ

۱۔ ہماری فیکٹری میں آٹو ربڑ پارٹس کا کام سکھایا جاتا ہے۔ ۲۔ سیلزمین تعلیم کم از کم میٹرک عمر ۲۵ تا ۳۵ سال۔ ۳۔ دفتر اور گھر کیلئے ۲ مددگار کارکنوں کی ضرورت ہے۔

میاں بھائی

پتہ برائے رابطہ: پٹہ کمانی فیکٹری گلی ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ۔ لاہور فون: ۲۷۱۷۷۹ - ۲۷۴۷۴۷
۲۷۰۹۳۶